OPEN ACCESS
Al-Qālam القلم
P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077
Volume 28, Issue, 1, 2023
http://alqalamjournalpu.com/

روایاتِ سیرت کے بیان میں مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کا منہج: "فضائل اعمال" کا اختصاصی مطالعہ

Maulana Muhammad Zakariya Kandhlawi Methodology in Narrating the Riwāyat-e-Seerah (Special Study of the "Fazail-e-A'maal")

Naeem Akhtar
MPhil. Scholar, Department of Islamic Thought and Civilization, UMT Lahore. Pakistan

Abstract

KEYWORDS:

Seerah, Maulana Zakaria, Style, Traditions.

Date of Publication:
30-06-2023

Maulana Muhammad Zakaria Kandhalvi was one of the prominent figures, who played a vital role in the formation of the world-famous Tablighi Jamaat, a worldwide movement for preaching in the Indian sub-continent. He was also prominent among the scholars and writers who devoted their energies to fulfilling the writing and compilation needs of da'wah and preaching for the said movement. In his book "Fazail-e Aamal (Virtues of Deeds)", he collected useful material from Qur'an and Sunnah in the virtue and encouragement of various deeds and acts of worship. There are many hadith in the book. Hadith and Seerah are co-related Islamic sciences. Hadith traditions are one of the basic sources of Seerah traditions. In the said book, a large number of traditions related to Prophetic era has been described. It would be interested to investigate about the criterion of the selection stories of the said era. Moreover, this study would shed light on the specific style of the author.

موضوع کا تعارف

انیسویں صدی عیسوی میں ، بر صغیر پاک و ہند میں دعوت و تبلیغ کے لیے بپا کی جانے والی مشہور عالمی تحریک ''تبلیغی جماعت'' کی تاسیس و تشکیل میں جن حضرات کا حصہ بہت نمایاں ہے، اُن میں سے ایک مولانا محمد زکریا کاندھلوی (۱۸۹۸ء۔ ۱۹۸۲ء) ہیں۔ آپ اُن اہلِ علم و قلم میں بھی نمایاں رہے جنھوں نے مذکور جماعت میں دعوت و تبلیغ کی تصنیفی و تالیفی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اپنا زورِ قلم صرف کیا۔ اپنی کتاب '' فضائلِ اعمال''میں مختلف اعمال وعبادات کی فضیلت وترغیب میں قرآن و سنت اور حدیث وروایات کے ذخیرے سے مفید مطلب مواد جمع کیا۔ کتابِ مذکور میں احادیث کثرت سے درج ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں سیرتِ نبوی ﷺ اور احوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین بھی مذکور ہیں۔ زیرِ نظر موضوع میں ''فضائلِ اعمال''میں مذکور روایاتِ سیرت کے اسلوبِ نقل وانتخاب کا تحقیقی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

موضوع کی ضرورت واہمیت

بر صغیر پاک وہند کی دعوتی تحریکوں میں جو اہمیت وانفرادیت "تبلیغی جماعت" کو حاصل ہوئی ہے، وہ کسی اور دعوتی تنظیم کو حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ تبلیغی جماعت کے طریقِ دعوت میں اس کے نصاب کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ تبلیغی نصاب میں خصوصیت کی حامل کتاب "فضائل اعمال" ہے۔

فضائل اعمال" میں غالب حصہ احادیث و روایات پر مشتمل ہے۔ ان احادیث وروایات کی استنادی حیثیت علمی حلقوں میں زیرِ بحث لائی جاتی رہی ہے۔ تبلیغی حلقوں میں ان احادیث پر مکمل اعتماد کیا جاتا ہے، اور ان واقعات واحوال وقصص کو حرزِ جاں بنا کر انہیں ذہن نشین کیا جاتا ہے۔ ان کو وسیع پیمانے پر عوام الناس میں پہنچایا جاتا ہے اور انہیں اعمال کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔ تبلیغی جماعت سے وابستہ افراد اپنے بیانات وخطبات کی انہیں زینت بناتے ہیں۔ جب کہ بعض حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اس کتاب میں روایات کی استنادی حیثت محلِ نظر ہے۔ اور بعض ضعیف روایات بھی اس کا حصہ ہیں۔

چوں کہ اس کتاب میں روایاتِ سیرت کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے ، اور روایاتِ سیرت کو، سیرت کی کتابوں کی مدد سے جانچا جا سکتا ہے اس لیے ، زیرِ نظر مضمون میں " فضائل اعمال ''میں روایاتِ سیرت کے نقل و بیان کے اسلوب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالہ میں مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے حالاتِ زندگی اور ان کی کتاب کا مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے۔

موضوع کا بنیادی سوال

موضوع کا بنیادی سوال یہ کہ " فضائلِ اعمال " میں سیرت نگاری کے لیے کون سا مفید مطلب مواد موجود ہے ؟ اور مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے اُسلوبِ سیرت کی نمایاں خصوصیات کیاہیں ؟

بحث و دلائل

متقدمین کی اصطلاح میں فقط غزوات و سرایا کے حالات و واقعات کے مجموعہ کو سیرت کہتے ہیں۔[1] جب کہ عمومی مفہوم کے مطابق سیرت کا اطلاق آنحضرت ﷺ کے واقعات زندگی (سوانح) پر ہوتا ہے۔[2]

شاہ عبد العزیز کی رائے میں جو کچھ ہمارے پیغمبر علیہ السلام اور حضرات صحابہ کی عظمت اور ان کے وجود سے متعلق ہوں جس میں آنحضرت ﷺ کی پیدائش سے وفات تک کے واقعات بیان کئے گئے ہوں، وہ سیرت ہے۔[3]

سیرتِ نبوی ﷺ درحقیقت اس پیغامِ ربانی کے عملی اظہار سے عبارت ہے، جسے رسول اللہ ﷺ نے انسانی جمعیت کے سامنے پیش کیا تھا، اور جس کے ذریعے انسان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں اور بندوں کی بندگی سے نکال کر خدا کی بندگی میں داخل کر دیا تھا۔

حدیث اور سیرت میں باہم کیا تعلق ہے ؟ مولانا محمد ادریس کاندھلوی حدیث و سیرت میں قریبی ربط و تعلق کے قائل ہیں۔ اُن کی نظر میں آنحضرت ﷺ کی اصل سیرت تو سارا ذخیرہ احادیث ہے۔ محدثین کی محنتوں ، کاوشوں اور بے نظیر احتیاط کے بعد احادیث کی کتب مرتب ہوئیں اور سیرتِ رسول ﷺ کیلئے ایسا ریکارڈ محفوظ کیا گیا جس کی دنیا کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ ان احادیث میں آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف گوشوں کے بارے میں معلومات جمع ہیں۔ قرآن مجید کے بعد کتبِ احادیث اور کتبِ تاریخ، سیرتِ طیبہ کے اہم مآخذ میں شمار ہوتے ہیں۔

آنحضورؐ کے اباؤ اجداد کے حالات و کوائف، خاندانی تفصیلات وغیرہ کے بارے میں معلومات، عروہ ابن زبیرؓ ابن العوام، ابانؒ بن عثمان، شرجیلؒ بن سعد اور وہب بن منبہ کے مغازی میں جمع تھیں۔ سیرت کے مرحلۂ ثانیہ میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں صحابہ کرامؓ سے جو معلومات حاصل ہوئی تھیں یا جو معلومات حضور ﷺ کے خاندان، جغرافیہ عرب یا آپ کے قبیلہ اور برادری کے متعلق تھیں، ان کو مرتب کیا گیا۔ یہ دور تابعین و تبع تابعین کا عہدِ زریں کہلاتا ہے۔ اس دور کے علماء میں ابن حزم انصاری، عاصم ابن قتادہ انصاری اور ابنِ شہاب زہری کے نام سرِ

فہرست ہیں۔ تدوینِ سیرت کا تیسرا دور، تصنیف و تالیف کا دور ہے۔ یہ دور 200 ہجری سے شروع ہو کر تقریباً 400 ہجری تک جاری رہا۔ سیرت ابن ھشام، ابن اسحٰق کی "المغازی" کا تعلق اسی دور سے ہے۔[4]

بعد کے ادوار میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر الگ الگ مطالعے سامنے آئے، کتاب النبی اور وثائق النبی کو الگ الگ کر کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ کے الگ الگ طبقات اور مجموعوں پر کام کیا گیا اور اہل علم نے ذخیرۂ معلوماتِ سیرت کو کھنگال کر یوں منقح کر دیا کہ سیرت کا ایک ایک پہلو روزِ روشن کی طرح نمایاں ہو گیا۔[5]

مولانا محمّد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ احوال و آثار

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ اپنے عہد کی یگانہ ہستیوں میں سے تھے۔ آپ کے علم و فضل تقدس و تقویٰ، جہد و عزیمت اور ملت کے درد کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ کا تعلق جھنجھانہ اور کاندھلہ کے بزرگ و معروف دیندار گھرانے سے تھا۔ مشہور تحریک دعوت و تبلیغ کا سرچشمہ و منبع یہی خاندان ہے۔ اسی خاندان میں حضرت مولانا محمّد الیاس صاحب جیسی شخصیت پیدا ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے تجدیدِ دین کی خدمت لی اور جن کے اخلاص، علوئے ہمت، بالغ نظری، مجاہدہ اور قربانیوں کی بدولت پوری دنیا میں دعوت و اصلاح کے بے نظیر کام کا اجرا ہوا۔ مذہبی اقدار کی پابندی، سلوک و تصوف میں رغبت، جذبہ جہاد، علمِ شریعت، فہمِ قرآن، دعوت و تبلیغِ اسلام، ایسی خصوصیات اس خاندان کا طرہ امتیاز تھا۔ اس خاندان کے یہ بزرگ جہاں مذہبی لحاظ سے راسخ العقیدہ تھے، وہاں عملی طور پر ان کی زندگیاں دین کی خدمت کے لیے وقف تھیں۔[6] مولانا محمد زکریا اسی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ جب ڈھائی برس کے ہوئے تو اپنے عہد میں علومِ قرآن و سنت کے عارف اور سلوک و تزکیہ کے واقفِ راز، مولانا رشید احمد گنگوہی کی خدمت میں پہنچا دیئے گئے، جہاں ایک عرصے تک مولانا گنگوہی کی خصوصی شفقتوں، محبت کی نگاہوں اور مقبول دُعاؤں سے فیض یاب ہوئے۔"[7] خانقاہی زندگی کے اثرات زندگی بھر رہے۔

مولانا نے تربیت اور نگرانی کے معاملے میں اپنے والدماجد کی شدّت پسندیوں اور اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں پر مضروبیت کے حوالے سے بہت سے واقعات بیان کئے اور ان کو اپنی تربیت کا حصہ اور اپنے والد کا احسان عظیم بتایا۔ حفظِ قرآن میں آپ نے اپنے صاحب کے علاوہ اپنے دو اساتذہ: حافظ محمّد صالح نکودری، حافظ رحیم بخش کا ذکر کیا ہے۔ اپنی ابتدائی تعلیم و تربیت کے بعد خانقاہ گنگوہ سے تعلیمِ حدیث کے لئے سہارنپور منتقل ہو گئے۔[18] مشکوٰۃ شریف سے دورۂ حدیث کی ابتدا ہوئی۔ پھر اپنے عہد کے نامی گرامی اساتذہ کرام سے دیگر کتبِ ستہ کی تعلیم مکمل ہوئی۔[8]

علمی و دینی خدمات

دعوت و تبلیغ کے کام میں نمایاں اور رہنما کردار

مولانا محمد زکریا کاندھلوی، روزِ اوّل سے "تبلیغی جماعت" کے سرپرست، مشیرِ خاص اور مرشدِ عام رہے۔ اپنی تصانیف کے ذریعے اس کام کا تعارف کروایا، اور اس کے لیے تعلیمی و تربیتی نصاب مرتب کیا۔ رمضان المبارک پابندی کے ساتھ نظام الدین اولیاء میں، مولانا محمد الیاس اور مولانا محمد یوسف کی معیت میں گزارتے تھے۔ دعوت کے اس نبوی ﷺ کام سے روحانی و قلبی تعلق تھا۔ آپ کے نزدیک تبلیغی مرکز حاضر ہونا تصفیہ قلب کے لئے مفید تھا۔ اس لیے لوگوں کو برابر مرکز نظام الدین حاضر ہونے کا مشورہ دیتے رہتے تھے۔"[9]

مولانا الیاسؒ تبلیغ کے حوالے سے مولانا زکریاؒ کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے۔ اس کو مولانا زکریاؒ آپ بیتی میں اس طرح بیان کرتے ہیں:

بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس سے کم سِن ہونے کے باوجود آپ، اُن کے مشیر اور تبلیغ کے سرپرست تھے۔ اُن کی وفات کے بعد آپ پر اس کام کی سرپرستی کی ذمہ داری دوچند ہو گئی۔ اگلے ادوار میں شیخ الحدیث نے تبلیغ کی سرپرستی کا حق ادا فرمایا۔ جس کی چند مثالیں سیّد ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب "سوانح حضرت شیخ الحدیثؒ "میں نقل کی ہیں۔[10] الغرض مولانا کی علمی و دینی خدمات کا دائرہ اگرچہ وسیع ہے تاہم اس کا محور و مرکز دعوۃ و ارشاد ہے۔ آپ کا کام چاہے تفسیر میں ہو، یا حدیث میں یا فقہ و کلام، ان سب کا محوری نقطہ اسلامی عقائد و عبادات و اعمال میں دعوت و اصلاح ہے۔ یہ خدمات رہتی دنیا تک کے لیے یاد رہیں گی۔

تالیفی سفر

آپ کا تالیفی سفر زمانہ طالب علمی سے شروع ہوا، اور آپ کی وفات ۲۴ مئی ۱۹۸۲ء، تک ۶۷ سال تک جاری رہا۔ آپ کی روحانیت واخلاص اور اکابر و مشائخ کی توجہات کی برکت سے آپ کی تالیفات کو قبولیتِ عامہ حاصل ہوئی۔ "فضائل اعمال" اس کی ایک مثال ہے۔ دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان سے استفادہ نہ کیا جاتا ہو۔ بعض حضرت کے اندازے کے مطابق دن رات کے چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا جس میں دنیا کے کسی نہ کسی خطہ میں کتب فضائل کا مذاکرہ نہ ہو رہا ہو، بلا مبالغہ لاکھوں بندگان خدا اس سے مستفید ہوئے اور ان کی زندگیوں میں انقلاب آیا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔[11]

شیخ الحدیث کا طرز تالیف

آپ کا طرز نگارش سادہ اور سلیس ہے، عبارات تکلف سے مبرّا ہیں۔ مشکل سے مشکل مضمون کو صاف اور بے تکلف زبان میں رقم کیا گیا ہے۔[12]

آپ کی اہم تصنیفات میں ''فضائلِ اعمال'' کے علاوہ فضائل صدقات، قرآن عظیم اور جبریہ تعلیم ،الکوکب الدری، الاعتدال فی مراتب الرجال، شرح الفیہ اُردو، اُردو شرح سلم وغیرہ شامل ہیں۔

فضائل اعمال کی روایتِ سیرت کا تخصیصی مطالعہ

"فضائل اعمال " میں فاضل مصنف نے اعمال و عبادات واذکار کے فضائل میں احادیث و سیرتِ رسولﷺ اور صحابہ کرام و تابعین کی روشن زندگیوں سے مثالیں پیش کی ہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زہد واستغنا کے واقعات کو نقل کیا گیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے صحابہ کرام جو احوال و وقائع پیش ہوئے۔ صحابہ کرامؓ نے دینِ اسلام کی خاطر جو سختیاں برداشت کیں۔ استقامتِ دین کی پاداش میں جن تکالیف و مظالم کا سامنا کیا اور اپنی گھریلو زندگی میں عسرت و تنگدستی کے باوجود جس طرح شکر وسپاس گزاری کی زندگی بسر کی، اُس کے نمونے جابجا کتاب میں نظر آتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کا دین کی خاطر سختیوں کو برداشت کرنا، تکالیف کا جھیلنا، جہاد کے لیے جانی و مالی قربانیاں دینا، زاہدانہ اور فقیرانہ زندگی کو اپنا شعار بنانا، تقوٰی و پرہیز گاری کو اپنانا، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ رکھنا، اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینا اور اللہ کے راستے پر خرچ کرنا، اس طرزِ زندگی کو مختلف مصادر و مراجع سے جمع کرکے اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ صحابہ کے علمی مشاغل اور علمی انہماک کے نمونے بھی کثرت سے کتاب میں موجود ہیں۔ سیرت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابہ و تابعین کی روشن زندگیوں کے واقعات تفصیل کے ساتھ ذیل میں پیش کیے گئے ہیں:

دین کی خاطر سختیوں کا برداشت کرنا اور تکالیف و مشقت کا جھیلنا

''فضائل اعمال'' کی سب سے پہلی کتاب ''حکایت صحابہؓ'' میں سب سے پہلا باب "دین کی خاطر سختیوں کا برداشت کرنا اور تکالیف ومشقت کا جھیلنا" میں بیان فرماتے ہیں کہ حضوراقدسؐ اور صحابہؓ نے دین کے پھیلانے میں جس قدر تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کی ہیں ہم جیسے نالائقوں کے لئے ان کا برداشت کرنا تو درکنار

اس کا ارادہ کرنا بھی دشوار ہے۔ تاریخ کی کتابیں ان واقعات سے بھری ہوئی ہیں۔ ان پر عمل کرنا تو درکنار ان کو معلوم کرنے کی تکلیف بھی نہیں کرتے۔ شیخ الحدیث نے اس باب میں چند قصوں کو نمونہ کے طور پر ذکر کیا ہے:۔

حضور اکرم ﷺ کے طائف کے سفر کا قصہ، حضرت انسؓ بن نضر کی شہادت کا واقعہ، صلح حدیبیہ اور ابو جندل اور ابو بصیر کا واقعہ، حضرت بلال حبشیؓ کا اسلام اور مصائب، حضرت ابو ذر غفاریؓ کا اسلام، حضرت خبابؓ بن الارتؓ کی تکلیفیں، حضرت عمرؓ کا قصہ، مسلمانوں کی حبشہ کی ہجرت اور شعب ابی طالب میں قید ہونا، حضرت عمارؓ اور اُن کے والدین کا ذکر اور حضرت صہیبؓ رومی کے اسلام لانے کا واقعہ۔[13]

صحابہؓ کی زاہدانہ اور فقیرانہ زندگی کا نمونہ

فاضل مصنف نے اپنی کتاب میں نبی کریم ﷺ کے زہد وفقر کے واقعات بیان کیے ہیں۔ خصوصاً وہ واقعات جو کثرت سے کتبِ حدیث میں درج ہوئے ہیں۔ جیسے آنحضور ﷺ کا پہاڑوں کو سونا بنادینے سے انکار، حضرت عمرؓ کے وسعت طلب کرنے پر تنبیہ اور حضور ﷺ کے گذر کی حالت، حضرت ابو ہریرہؓ کی بھوک میں حالت، حضرت ابو بکر صدیقؓ کا بیت المال سے وظیفہ، حضرت عمر فاروقؓ کا بیت المال سے وظیفہ، حضرت بلالؓ کا حضور ﷺ کے لئے ایک مشرک سے قرض لینا، حضرت ابو ہریرہؓ کا بھوک میں مسئلہ دریافت کرنا، حضور ﷺ کا صحابہؓ سے دو شخصوں کے بارے میں سوال، حضور ﷺ سے محبت کرنے والے پر فقر کی دوڑ، سریۃ العنبر میں فقر کی حالت وغیرہ۔

صحابہؓ کے تقویٰ اور پرہیز گاری کی حالت

فاضل مصنف کی رائے میں حضرات صحابہ کرامؓ کی ہر عادت، ہر خصلت اس قابل ہے کہ اس کو چنا جائے اور اس کا اتّباع کیا جائے۔ اس لیے کہ صحابہؓ کی اس جماعت کو اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کی مصاحبت کے لئے چنا اور چھانٹا تھا۔ شیخ نے صحابہؓ کے تقویٰ اور پرہیز گاری کے حوالے سے حسب ذیل چند واقعات نمونہ کے طور پر ذکر کیے ہیں:

حضور ﷺ کی ایک جنازہ سے واپسی اور ایک عورت کی دعوت، حضور ﷺ کی صدقہ کی کھجور کے خوف سے تمام رات جاگنا، حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ایک کاہن کے کھانے سے قے کرنا، حضرت عمرؓ کی صدقہ کے دودھ سے قے کرنا، حضرت ابو بکر صدیقؓ کا احتیاطاً باغ وقف کرنا، حضرت علیؓ بن معبد کا کرائے کے مکان سے تحریر کو خُشک کرنا، حضرت علیؓ کا ایک قبر پر گذر، حضور ﷺ کا ارشاد جس کا کھانا پینا حرام ہو اس کی دُعا قبول

نہیں ہوتی، حضرت عمرؓ کا اپنی بیوی کو مُشک تولنے سے انکار، حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا حجاج کے حاکم کو حاکم نہ بنانا۔

ہمدردی اور اپنے اُوپر دوسروں کو ترجیح دینا اور اللہ کے راستے پر خرچ کرنا

شیخ الحدیث نے صحابہؓ کی اس صفت کو روشناس کرانے کے لئے چند واقعات نمونہ کے طور پر پیش کئے ہیں، جن میں صحابیؓ کا مہمان کی خاطر چراغ بجھادینا، روزہ دار کے لئے چراغ بجھادینا، ایک صحابیؓ کا زکوٰۃ میں اونٹ دینا، حضرات شیخینؓ کا صدقہ میں مقابلہ، صحابہؓ کا دوسروں کی وجہ سے پیاسے مرنا، حضرت حمزہؓ کا کفن، بکرے کی سری کا چکر کاٹ کر واپس آنا، حضرت عمرؓ کا اپنی بیوی کو زچگی میں لے جانا، ابو طلحہؓ کا باغ وقف کرنا، حضرت ابوذرؓ کا اپنے خادم کو تنبیہ کرنا، حضرت جعفرؓ کا قصہ وغیرہ شامل ہیں۔

علمی مشاغل اور علمی انہماک کا نمونہ

حصولِ علم کے لیے انہماک و اشتیاق، نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا نتیجہ تھا، اس لیے مصنف نے اس باب میں صحابہ کرامؓ کے علاوہ اور دیگر حضرات کے واقعات بھی ذکر کئے ہیں: جن میں فتوے کا کام کرنے والی جماعت کی فہرست، حضرت ابو بکر صدیقؓ کا مجموعہ کو جلادینا، تبلیغ حضرت مصعب بن عمیرؓ، حضرت ابی بن کعبؓ کی تعلیم، حضرت ابوہریرہؓ کا احادیث کو حفظ کرنا، قتلِ مسیلمہ و عہدِ صدیقیؓ میں قرآن کا جمع کرنا، حضرت ابن مسعودؓ کی احتیاط روایتِ حدیث میں، حضرت اَبُوالدرداؓ کے پاس سماعِ حدیث کے لئے جانا، حضرت ابن عباسؓ کا انصاری کے پاس جانا وغیرہ۔

مولانا کے علمی و تحقیقی کارناموں میں "فضائل اعمال" کی تصنیف اُمّت کیلئے بہت بڑا کارنامہ اور احسان عظیم ہے۔ ابتداء میں اس کتاب کا نام تبلیغی نصاب تھا۔ تبلیغی نصاب درج ذیل کتب کا مجموعہ تھی جس میں حکایات صحابہؓ، فضائل قرآن، فضائل نماز، فضائل ذکر فضائل تبلیغ اور فضائل رمضان اور فضائل درود شریف بھی شامل تھیں۔ آپ کی ایک کتاب حکایات صحابہؓ ہے جس میں صحابہ کرامؓ کے قصّے تفصیلاً ذکر کئے گئے ہیں۔ صحابہ کرام نے دین کی خاطر جو سختیاں برداشت کیں، تکلیفیں جھیلیں، اللہ کا خوف، زہد و تقویٰ، فقیرانہ زندگی، نماز کا شوق، بہادری دلیری، ہمت و شجاعت، علمی مشاغل اور علمی انہماک، ہمدردی اور اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینا اللہ کے راستے میں خرچ کرنا، حضور ﷺ کے ارشادات کی تعمیل، حضور ﷺ سے محبت کا نمونہ، عورتوں کا دینی جذبہ اور بہادری، حضور ﷺ کی بیبیاں اور اولاد کے تابناک واقعات ذکر فرمائے ہیں۔[14]

"فضائل اعمال" میں مولانا محمّد زکریاؒ کے اسلوب و منہج کا تنقیدی مطالعہ

مولانا محمّد زکریاؒ کی مذکور کتاب سے افادہ واستفادہ کی عمومیت وآفاقیت تسلیم شدہ ہے۔ مذکور کتاب کے تفصیلی و جزوی مطالعہ کے بعد اس کے اسلوب و منہج کے ضمن میں حسب ذیل نکات سامنے آئے ہیں۔

- روایات کے انتخاب میں فضیلتِ عبادات واعمال کی تخصیص
- کتبِ سیرت کی استنادی حیثیت
- واقعات کی نقل میں اختصار
- حوالوں کا عدم اہتمام
- واقعات سے عبر اور اسباق کا اخذ کرنا
- سادہ اور آسان اسلوب (عام فہم انداز بیان)

روایات کے انتخاب میں فضیلتِ عبادات واعمال کی تخصیص

زیر نظر کتاب کا عنوان فضائل اعمال ہے یعنی اس میں اعمال چاہے ان کا تعلق عبادات سے ہو یا اخلاقیات سے ہو ان کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ اور مولانا نے فضائل بیان کرنے میں قرآن کریم کی آیات، احادیث، سیرت کے واقعات، صحابہ کے واقعات تابعین کے اقوال اور دیگر علماء اور صوفیا کے اقوال نقل کیے ہیں۔ لہذا سیرت کے واقعات میں بھی فضائل اعمال ہی کو وجہ ترجیح بنایا ہے۔ فضائل اعمال کی تمام کتب میں ایسی روایات کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق عبادات اور اعمال کی فضیلت سے ہے۔[15]

فضائل اعمال میں عبادات و اعمال کے فضائل کی کتب میں فضائلِ قرآن، فضائلِ نماز، فضائلِ ذکر، فضائلِ تبلیغ، فضائلِ رمضان شامل ہیں۔

کتب سیرت کی استنادی حیثیت

شیخ الحدیث مولانا زکریا امّت کی اجتماعی سوچ وفکر رکھتے تھے اس لیئے مولانا کا منشور امّت کو جوڑنا، لوگوں میں عبادات واعمال کی رغبت پیدا کرنا تھا لوگوں کو نیک اعمال کی طرف مائل کرنا تھا لہذا اس منشور کی وجہ سے اس کتاب میں مستند مصادر اور ماخذ کے ساتھ ساتھ غیر مستند اور غیر معروف مصادر بھی نظر آتے ہیں۔

مستند مصادر

ایسے مصادر جن کی باقاعدہ سند ملتی ہو اور مصدقہ ہو۔ایک مقام بطور مثال پیشِ خدمت ہے:۔ حضرت انسؓ نے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کے لئے لوگوں میں سے بعض لوگ خاص گھر کے لوگ ہیں صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ قرآن شریف والے کہ وہ اللہ کے اہل ہیں اور خواص۔[16] اس طرح کے کئی مقامات کتاب میں موجود ہیں۔

محدثین کی نقد و جرح اور حکمِ حدیث کی بحثیں بھی ملتی ہیں۔ جیسے ایک جگہ لکھتے ہیں: ”محدثین نے سند کے اعتبار سے اگرچہ اس میں کلام کیا ہے مگر مضمون بہت سی روایات سے مئوید ہے کہ کلام پاک کا سننا بھی بہت اجر رکھتا ہے حتیٰ کہ بعض لوگوں نے اس کو پڑھنے سے بھی افضل بتلایا ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ مجھے قرآن شریف سنا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ پر تو خود نازل ہی ہوا۔ حضور ﷺ کو کیا سناؤں۔ ارشاد ہوا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سنوں۔ اس کے بعد انہوں نے سنایا تو حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ایک مرتبہ سالم مولیٰ حذیفہؓ کلام مجید پڑھ رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ دیر تک کھڑے ہوئے سنتے رہے۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کا قرآن شریف سنا تو تعریف فرمائی۔“[17]

غیر مستند مصادر

ایسے مصادر جن کی سند کمزور اور ضعیف ہو ۔ جیسے واقعہ: سعدؓ بن ربیع کا پیام احد میں۔[18] نیز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور اکرم ﷺ سے خادم مانگنا،[19] وغیرہ۔

واقعات کی نقل میں اختصار

حضرت مولانا زکریا نے امت کی استطاعت کو دیکھتے ہوئے جہاں ضرورت محسوس کی واقعات کو نقل کرنے میں اختصار سے کام لیا ہے اور وہ حصہ نقل کیا ہے، جس کا تعلق حدیث کی وضاحت سے ہے۔ اس ضمن میں چند واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ سورج گرہن میں حضور ﷺ کا عمل [20] ؛ صحابہؓ کے ہنسنے پر حضور ﷺ کی تنبیہ اور قبر کی یاد [21]؛ حضور کا پہاڑوں کو سونا بنادینے سے انکار [22] وغیرہ

حوالوں کا عدم اہتمام

عام طور پر مولانا محمد زکریاؒ نے سیرت کے واقعات کو نقل کرتے ہوئے کسی نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا ہے۔ ان کتابوں میں مستند اور غیر مستند دونوں طرح کی کتب شامل ہیں تاہم مصنّف نے سیرت کے حوالے سے کئی ایسے واقعات

بھی ذکر کیے ہیں، جن میں کسی کتاب کا حوالہ مذکور نہیں ہے۔عدم حوالہ کے اس اسلوب کی کیا توجیح کی جاسکتی ہے؟ یہ ایک الگ بحث ہے۔ ہو سکتا ہے مصنف کے ذہن میں چوں کہ دعوت، تبلیغ اور اعمال کے فضائل کا پیغام اس قدر حاوی ہے کہ بعض اوقات اپنی یادداشت سے کام لیتے ہوتے سیرت کا کوئی گوشہ یا واقعہ ذکر کر دیتے ہیں اور ان کا حوالہ دینے کا اہتمام نہیں کرتے یا بعض اوقات کسی کتاب سے کوئی واقعہ نقل کرتے ہیں لیکن کتاب کا نام لکھنا ضروری نہیں سمجھتے یا سہواً حوالہ رہ جاتا ہے۔کتاب "فضائلِ اعمال" میں اس طرح کے کئی واقعات منقول ومذکور ہیں، جیسے: حضور اکرم ﷺ کے طائف کے سفر کا قصہ، [23] حضرت انسؓ بن نضر کی شہادت کا واقعہ، [24]، نماز کی چالیس احادیث۔[25] وغیرہ

واقعات سے عبر اور اسباق کا اخذ کرنا

یہ کتاب سوانح کی کتاب نہیں ہے،اس لئے اس میں کسی ترتیب سے واقعات ذکر نہیں کیے گئے ہیں۔یہ تاریخ کی کتاب نہیں ہے، اس میں تاریخ وسیرت کے اصول بھی ملحوظ نہیں رکھے گئے ہیں بلکہ وہ واقعات منتخب کیے گئے ہیں، جو اعمال وعبادات کے فضائل سے متعلق ہیں اور ان واقعات میں بھی ان پہلوؤں کو ذکر کیا گیا ہے، جن میں کوئی سبق پوشیدہ ہو اور سامانِ عبرت موجود ہو۔یہ مولانا کی ایک ممتاز خوبی ہے کہ واقعہ کے آخر میں سبق آموز خاکہ پیش کرتے ہیں۔اس مقصد سے کہ پڑھنے والے اور سننے والوں کو کچھ فائدہ حاصل ہو۔اس سے سبق سیکھا جائے، عبرت حاصل کی جائے۔فضائلِ اعمال میں واقعات سے عبرت اور اسباق سے متعلقہ بہت سے واقعات اور احادیث موجود ہیں۔[26]

سادہ وسلیس اسلوب(عام فہم اندازبیان)

دعوت میں آسانی اور سہولت ایک اہم اصول ہے یہ آسانی اور دعوت نہ صرف گفتگو میں ہوتی ہے بلکہ تحریر میں بھی ہوتی ہے۔ مولانا کی تحریر وتصانیف میں ویسی ہی سادگی، آسانی اور روانی موجود ہے۔مولانا زکریا کا انداز بیان سادہ اور کہانی کی سی صورت میں ہے اور جس انداز سے حالات وواقعات کو بیان کرتے ہیں،انسان اس میں کھو جاتا ہے۔مولانا عام فہم اور جامع انداز میں ترتیب سے ہر بات کا ذکر کرتے ہیں کہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آتی۔اس ضمن میں فضائلِ اعمال میں بہت سے واقعات واحادیث منقول ومذکور ہیں۔[27]

خلاصہ بحث

مولانا محمد زکریا کاندھلوی اُن نابغہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے اپنی پوری زندگی دین کی خدمت میں تج دی۔ شیخ الحدیث کو حضرت گنگوہی سے کسبِ فیض کے مواقع ملتے رہے۔ تمام تر خانقاہی تربیت اُن کے زیرِ اثر ہوئی۔ مظاہر العلوم سہارن پور میں اُن کا داخلہ گویا اُن کی تعلیمی وسماجی زندگی میں انقلاب کا باعث بنا۔ رائج الوقت دینی علوم میں مہارت پیدا کی۔ خیر القرون کی برکتیں سمیٹیں۔ اپنے والد محترم اور دیگر جید اساتذہ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ کتب ستہ کے علاوہ دیگر مشہور کتب کی درسیات مکمل کیں۔ مولانا خلیل احمد سہارن پوری، مولانا ظفر احمد عثمانی، مولانا عبد الرحیم اور شاہ عبد القادر رائے پوری جیسے اساتذہ سے کسبِ فیض کیا۔ بہر حال آپ کے تعلیمی وتربیتی مراحل آپ کی جملہ زندگی پر محیط ہیں۔ آپ نے اپنے چچا محترم مولانا محمد الیاس، جو کہ تبلیغی جماعت کے بانی تھے، کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ بنایا۔ علم ودین کی خدمت کو مقصودِ حیات بنایا۔ بستی نظام الدین سے گہرا تعلق قائم کیا۔ آپ کی زندگی کا ایک بڑا کارنامہ تبلیغی جماعت کے حوالے سے چھ نمبروں کی تشریح ہے۔ ایسی تشریح کی کہ جو آج ۱۰۰ سال گذرنے کے باوجود بھی مستند سمجھی جاتی ہے۔ تالیف وتصنیف کا شوق ابتداء ہی سے تھا۔ سفر حضر میں تصنیف وتالیف میں مشغول رہتے تھے۔ کئی کتب آپ نے سفر میں تصنیف کی ہیں۔ تالیفی کام میں انہاک آپ کا خاصہ تھا۔ آپ کی زندگی اپنے علمی انہاک، خدمتِ خلق، یکسوئی اور شدید مصروفیت کے اعتبار سے اس بیسویں صدی میں ان علمائے سلف کی زندہ یادگار تھی۔ جن کا ایک ایک لمحہ عبادت وتصنیف میں گذرا ہے۔ کم سِن ہونے کے باوجود حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے مشیر اور تبلیغ کے سرپرست تھے۔ حضرت شیخ الحدیث کی جو عظمت وبزرگی اور جو قدر وقیمت حضرت مولانا الیاسؒ کے قلب مبارک میں تھی وہ بہت سے مریدان بااخلاق کے دلوں میں بھی نہیں ہوگی کیونکہ عظمت بقدر معرفت ہوا کرتی ہے۔

دینی علوم اور اصلاحی کام کے حوالے سے آپ کی انفرادیت یہ تھی کہ آپ نے مختلف علوم اور اصلاحی عنوانات پر تالیفات کیں اس سے آپ کی اس شعبے میں جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ دوسرے طرز کا نمونہ "حکایات صحابہ کرامؓ اور فضائل کے رسائل اور کتابیں ہیں"۔ ان دونوں طرزوں کی جامع شمائل ترمذی کا ترجمہ "شرح خصائل نبویؐ ہے"۔ اس طرح شیخ الحدیث بیک وقت مصنف ومحقق بھی نظر آتے ہیں، شارح حدیث مؤرخ بھی معلوم ہوتے ہیں اور خالص داعی، مذکر اور مختلف طبقات امت کے ان کی زبان میں مخاطب کرنے والے مصلح بھی نظر آتے ہیں۔ آپ کا طرزِ نگارش نہایت سادہ اور سلیس ہے جس میں کسی جگہ بھی عبارت کا تکلّف نظر نہیں آتا،

اُردو رسائل میں مشکل سے مشکل مضمون کو بھی بڑی صاف اور بے تکلّف زبان میں ادا فرماتے ہیں جس کو ایک متوسط درجے کا پڑھا لکھا بھی بلا تکلّف سمجھ سکتا ہے۔ اسی طرح عربی کتابوں میں بھی آپ کا اندازِ بیان ہر قسم کی بناوٹ سے پاک ہے جس سے متوسط استعداد کے طالب علم کو بھی مضامین کے سمجھنے میں کوئی دقّت پیش نہیں آتی۔ آپ بڑے اہتمام سے اکابر اہلِ علم سے اپنی تالیفات پر نظر ثانی کرواتے تھے۔

آپ کی اہم تصانیف میں۔ حکایاتِ صحابہؓ، فضائل قرآن فضائل نماز، فضائل ذکر، فضائل تبلیغ، فضائل رمضان، فضائل درود شریف، فضائل حج، مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج، فضائل صدقات، قرآن عظیم ،جبریہ تعلیم، اور الکوکب الدری شامل ہیں۔

مذکور کتاب کے اسلوب و منہج کا خلاصہ یہ ہے کہ مصنف نے روایاتِ سیرت کے انتخاب میں فضائل اعمال وعبادات کی روایات کا انتخاب کیا ہے۔ ان روایات کے انتخاب میں مستند اور غیر مستند دونوں طرح کے مصادر سے رجوع کیا ہے۔ احادیث اور کتب سیرت، دونوں طرح کے مصادر میں یہ پہلو نمایاں ہے۔

واقعات کے نقل میں اختصار سے کام لیا ہے۔ تمام تر تفصیلات کو ذکر کرنے سے گریز کیا ہے۔ حوالوں کا اہتمام گاہے نہیں کیا ہے۔ جہاں حوالے دیئے ہیں، وہاں بھی کتاب کا نام اجمالاً ذکر کیا ہے۔ واقعات سے عبرتیں اور اسباق اخذ کرنا، ان کے اسلوب کی نمایاں خوبی ہے جس کو کتاب کے آغاز سے لے کر آخر تک نبھایا ہے تحریر میں سادگی، اور سلاست نمایاں ہے۔ جملوں میں محاورات کا استعمال بھی ہے اور روز مرہ بھی نظر آتا ہے۔

مذکور مطالعہ کے بعد یہ تجویز پیش کی جاسکتی ہے کہ مولانا محمد زکریا کاندھلوی کی جمع کردہ روایات سیرت اور دیگر کتب سیرت کے موازنے پر تحقیقی کام کروایا جائے۔ نیز مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے روایات سیرت کی تخریج و تحقیق اور ان کی استنادی حیثیت کو موضوع بحث بنایا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

[1] ۔ کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، سیرۃ المصطفیٰ، مکہ پبلشنگ کمپنی، لاہور، ۲۰۱۶ء

Kandhalvi, Muhammad Idris, Maulana, Seerat al-Mustafa, Makkah Publishing Company, Lahore, 2016

[2] ۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، مادہ سیرت، جامعہ پنجاب، لاہور، ۲۰۰۲ء، ص: ۸۴۰

.Urdu Daira-e-Ma'arif Islamiyah, Mada Seerat, Jamia Punjab, Lahore, 2002 AD, p. 840

[3] ۔ دھلوی شاہ عبد العزیز، عجالہ نافعہ، مترجم وشارح ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی، نور محمد کارخانہ، ۱۹۶۳ء، ص: ۴۸

Dhalvi, Shah Abdul Aziz, "Ajalah Naafi'ah", translated and explained by Dr. Abdul .Haleem Chishti, Noor Muhammad Karkhanah, 1963 AD, p. 48

[4]۔ محمد طفیل (مدیر)، نقوش (مجلہ)، رسول نمبر، ادارہ نقوش، لاہور، ج:۱، ص:۶۲

Muhammad Tufail, (Editor), "Naqoosh" (Magazine), Rasool Number, Adara Naqoosh, .Lahore, Vol. 1, p. 62

[5]۔ محمود غازی، ڈاکٹر، محاضراتِ سیرت، الفیصل ناشران و تاجران، اردو بازار لاہور، ۲۰۱۷ء، ص:۱۳۹

Ghazi, Mahmood (Doctor), "Muhadhrat-e-Seerat", Al-Faisal Nashran wa Tajaran, Urdu .Bazar Lahore, 2017 AD, p. 139

[6]۔ کاندھلوی، مولانا محمّد یوسف: (تذکرہ) مولانا محمّد زکریا مہاجر مدنی، دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ، انگلینڈ، ۱۴۰۵ھ، ۱/ ۸۰

Kandhalvi, Maulana Muhammad Yousuf, (Tazkirah) Maulana Muhammad Zakariya Muhajir Madani, Darul Uloom Al-Arabiyyah Al-Islamiyyah, England, 1405 AH, vol. 1, .p. 80

[7]۔ کاندھلوی، مولانا محمّد زکریا، آپ بیتی، ص: ۲۵

.Kandhalvi, Maulana Muhammad Zakariya, "Aap Beeti", p. 25

[8]۔ سیّد، حافظ محمّد اکبر شاہ، چالیس بڑے مسلمان، ادارۃ القرآن، کراچی، ۲۰۰۱ء جلد دوم، ص: ۲۲۴

Sayed, Hafiz Muhammad Akbar Shah, "Chalees Baray Musliman", Idara Al-Quran, Karachi, 2001 AD, vol. 2, p. 224.

[9]۔ محمّد عاقل، مولانا، ملفوظات حضرت شیخ، مکتبہ الشیخ، کراچی، ۱۴۱۲ھ، حصہ اول، ص:۱۴ تا ۱۷، ۳۲

Muhammad Aaqil, Maulana, "Malfuzat Hazrat Sheikh", Maktabah Al-Sheikh, Karachi, 1412 AH, Part 1, pp. 14-17, 32.

[10]۔ ابوالحسن علی ندوی، مولانا، سوانح حضرت شیخ الحدیثؒ، مکتبہ اسلام، لکھنؤ، ۱۹۸۲ء، ص :۲۲۲

Nadwi, Maulana Abu Al-Hasan Ali, "Sawaneh Hazrat Sheikh al-Hadith", Maktabah Islam, Lucknow, 1982 AD, p. 222.

[11]۔ کاندھلوی، مولانا محمّد یوسف: (تذکرہ) مولانا محمّد زکریا مہاجر مدنی، ص: ۱۹۹

Kandhalvi, Maulana Muhammad Yousuf, (Tazkirah) Maulana Muhammad Zakariya Muhajir Madani, p. 199.

[12]۔ کاندھلوی، مولانا محمّد یوسف: (تذکرہ) مولانا محمّد زکریا مہاجر مدنی، ص: ۲۰۱

Kandhalvi, Maulana Muhammad Yousuf, (Tazkirah) Maulana Muhammad Zakariya Muhajir Madani, p. 201.

[13]۔ کاندھلوی، مولانا محمد زکریاؒ، فضائل اعمال، کتب خانہ فیضی لاہور، س،ن، ص:۱۰ تا ص ۱۰۹

Kandhalvi, Maulana Muhammad Zakariya, "Faza'il-e-A'maal", Kitab Khana Faizi Lahore, s.n., pp. 10-109.

[14]۔ کاندھلوی، مولانا محمد زکریاؒ، فضائل اعمال، کتب خانہ فیضی لاہور، س،ن، ص:۱۰ تا ص ۱۰۹

Kandhalvi, Maulana Muhammad Zakariya, "Faza'il-e-A'maal", Kutab Khana Faizi Lahore, s.n., pp. 10 to 109

[15]۔ کاندھلوی، مولانا محمد زکریا، فضائل اعمال در فضائل قرآن، حدیث ۳۷ کتب خانہ فیضی لاہور، س ن، ص:۲۵۸۔ (رواہ ابن ماجۃ)؛ فضائل اعمال در فضائل نماز، حدیث ۳، ص:۲۹۶) (رواہ احمد والنسائی والطبرانی)؛ (احمد والترمذی وابن ماجۃ وابن ابی الدنیا والحاکم)

Kandhalvi, Maulana Muhammad Zakariya, "Faza'il-e-A'maal" in Faza'il-e-Quran, Hadith 37, Kutab Khana Faizi Lahore, s.n., p. 258 (narrated by Ibn Majah); "Faza'il-e-A'maal" in Faza'il-e-Namaz, Hadith 3, p. 296 (narrated by Ahmad, Al-Nasa'i, Al-Tabarani, Ahmad, Al-Tirmidhi, Ibn Majah, Ibn Abi Dunya, Al-Hakim).

[16]۔ فضائل اعمال در فضائل قرآن حدیث ۲۴، ص:۲۴۳ (رواہ النسائی وابن ماجۃ والحاکم واحمد)

"Faza'il-e-A'maal" in Faza'il-e-Quran, Hadith 24, p. 243 (narrated by Al-Nasa'i, Ibn Majah, Al-Hakim, Ahmad).

[17]۔ ن م، حدیث ۲۵، ص:۲۴۴ (رواہ البخاری ومسلم)؛ ن م، حدیث ۳۰، ص:۲۵۰' (رواہ احمد)

Ibid, Hadith 25, p. 244 (narrated by Al-Bukhari and Muslim); "N.M.", Hadith 30, p. 250 (narrated by Ahmad).

[18]۔ ن م، حکایات صحابہ، ص:۱۹۱

Ibid, Hikayat Sahaba, p. 191.

[19] ن م، فضائل نماز، ص:۳۳۳ (بہتجہ النفوس)

Ibid, Faza'il Namaz, p. 333 (Bahutja al-Nufus).

[20]۔ فضائلِ اعمال، ص:۴۰

Faza'il-e-A'maal, p. 40.

[21]۔ ن م، ص:۴۵

Ibid, p. 45.

[22]۔ ن م، ص:۱۰

Ibid, p. 10.

[23]۔ ن م، ص:۱۲

Ibid, p. 12.

[24]۔ ن م، ص:۱۲

Ibid, p. 12.

[25]۔ ن م، فضائل نماز، ص:۳۱۰۔۳۱۲

Ibid, Faza'il Namaz, p. 310-312.

[26]۔ ن م، حدیث ۱، ص:۳۴۵ (رواہ ابو داؤد وابن حبان) ؛ن م، حدیث ۲، ص:۳۴۶ (رواہ احمد والطبرانی من روایۃ)؛ ن م، حدیث ۳، ص:۳۴۷ (رواہ مسلم وابو داؤد وابن ماجۃ)؛ ن م، حدیث ۳، ص:۳۴۸ (رواہ احمد وابو داؤد والنسائی) ؛ن م، حدیث ۵، ص:۳۴۸ (رواہ الترمذی)؛ ن م، حدیث ۶، ص:۳۴۹ (رواہ ابن ماجۃ)

"Ibid", Hadith 1, p. 345 (narrated by Abu Dawood and Ibn Hibban); " Ibid.", Hadith 2, p. 346 (narrated by Ahmad and Al-Tabrani from Riwayah); " Ibid.", Hadith 3, p. 347 (narrated by Muslim, Abu Dawood, and Ibn Majah); " Ibid.", Hadith 3, p. 348 (narrated by Ahmad, Abu Dawood, and Al-Nasai); " Ibid.", Hadith 5, p. 348 (narrated by Al-Tirmidhi); " Ibid.", Hadith 6, p. 349 (narrated by Ibn Majah).

[27]۔ ن م، فضائل نماز، حدیث ۱، ص:۳۳۴ (رواہ مالک والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی)؛ ن م، حدیث ۲، ص:۳۳۶ (رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ)؛ (بہجۃ النفوس)؛ ن م، فضائل تبلیغ، حدیث ۲، ص:۶۰۴ (رواہ البخاری والترمذی)

"Ibid", Fazail Namaz, Hadith 1, p. 334 (narrated by Malik, Bukhari, Muslim, Tirmidhi, and Nasai). "Ibid.", Fazail Namaz, Hadith 2, p. 336 (narrated by Bukhari, with his wording, Muslim, Abu Dawood, Tirmidhi, and Ibn Majah) (Bahjat al-Nafous). "Ibid.", Fazail Tabligh, Hadith 2, p. 604 (narrated by Bukhari and Tirmidhi).